قدیم زمانے سے ہی سائنس کے ہر شعبے میں ہندوستان کا بہت بڑا حصہ رہا ہے

رانچی: (P.I.B) پریس انفارمیشن بیورو اور ریجنل آؤٹ ریچ بیورو، رانچی اور فیلڈ آؤٹ ریچ بیورو، دمکا اور سی ایس آئی آر-سی ایم آر آئی درگاپور کے مشترکہ سرپرستی میں آج، "انڈیا انٹرنیشنل سائنس فیسٹیول: سائنس برائے خود انحصار ہندوستان اور عالمی بہبود" کے موضوع پر۔ دوسری ویبنار چرچہ ہوئی۔ اس چرچہ میں تعلیم، سائنس اور ریسرچ کے شعبے کے ممتاز [illegible] کہا ہندوستان نے قدیم اور ویدک زمانے سے ہی سائنس کے ہر شعبے میں اپنا اہم کردار ادا کیا ہے۔ سائنس اور ٹکنالوجی ہی انسانی معاشرے اور دنیا کو درپیش چیلنجوں کو حل کرنے کے لئے ممکن ہے۔

ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل پی آئی بی آر او بی، رانچی شری اریمردن سنگھ نے ویبنار چرچہ کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان ہمیشہ سے ہی واسودھو کٹمبکم پر یقین رکھتا ہے اور اس ملک کا مقصد ہمیشہ یہی رہا ہے کہ کوئی ایجاد ملک کی حدود سے باہر ہو۔ نہ صرف خود غرضی کے لئے، بلکہ خود مفاد کے لئے بھی۔ اس کے لئے پہلے ہمیں خود انحصار [illegible] ٹکنالوجی لانے کے ساتھ ساتھ عام لوگوں کی زندگیوں میں خوشی لانے کی [illegible] کی بھلائی کرتا ہے۔ یہ سائنس فیسٹیول پہلی بار ورچوئل ہے۔ اس میں، پینل ڈسکشن، ورکشاپ، لائیو ڈیمونسٹریشن، نمائش وغیرہ کے ذریعہ طلباء، محققین، عام عوام کے لئے سائنسی مزاج کو بلند کرنے کی کوشش کی جارہی ہے تاکہ ہر ایک کی دلچسپی اور قابلیت بڑھ جائے اور خاص طور پر بچوں میں کرکے سیکھنے کی صلاحیت پیدا ہو۔ پروفیسر (ڈاکٹر) ہریش ہیرانی، ڈائریکٹر سی ایس آئی آر-سی ایم ای آر آئی، درگاپور، سائنس اور ٹکنالوجی [illegible] نی معاشرے اور پوری دنیا کو درپیش چیلنجوں کو حل کرسکتے ہیں۔ سائنسی ایجادات کے ذریعہ، ہم نہ صرف خود انحصار ہندوستان کے تصور کو مضبوط کرسکتے ہیں، بلکہ ہم عالمی فلاح و بہبود کے لئے موثر کردار ادا کرسکتے ہیں۔

موثر، سستی اور پائیدار اور پائیدار ٹیکنالوجی تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ انسٹی ٹیوٹ تکنیک کی بروقت اور مناسب دستیابی اور سائنس کو ٹکنالوجی اور مصنوعات میں عوام کی دلچسپی کے نقطہ نظر سے موثر طریقے سے تبدیل کرنے پر یقین رکھتا ہے۔ رانچی ویمنس کالج کے اسسٹنٹ آچاریہ، ڈاکٹر آبھا پرساد نے کہا کہ بنی نوع انسان کی تاریخ کا آغاز آگ اور پہیے کی ایجاد سے ہوتا ہے۔ پہلے کے انسان کھانے کے لئے دوسرے جانوروں پر انحصار کرتے تھے، اس کے لئے انہوں نے تیز پتھروں اور ہڈیوں سے اوزار بنائے تھے اور اپنے دماغ اور ہاتھوں کے مابین ہم آہنگی کی وجہ سے انہیں "ہومو سیپینز" کہا جانے لگا۔ انڈس ویلی سیویلائزیشن میں پائی جانے والی اشیاء سے پتہ چلتا ہے کہ تہذیب کافی ترقی پذیر تھی۔ مکانات بنانے کا فن تھا اور یہاں اچھی منصوبہ بندی سے بنے شہر تھے۔ اس وقت جیومیٹری، پیمائش، انجینئرنگ سب کا علم تھا۔ ہل چلا کر کھیتی باڑی کرتے تھے، پانی سے تجارت کرتے تھے، اسی طرح جہاز بھی چلتے تھے۔ ہندوستان میں سائنس اور ٹکنالوجی نے ہمیشہ ترقی کی ہے۔ آیوروید، سرجری، اناٹمی کی مسلسل تحقیق کی گئی ہے اور ویدک ادوار کے دوران لکھی گئی کتابیں۔ ریاضی اور علم نجوم میں بہت کام ہوا ہے۔ دھاتی اوزار بنانے میں بھی ترقی ہے۔ فن تعمیر کی ترقی کے نتیجے میں ہندوستان میں عظیم الشان مندر تعمیر ہوئے۔ برطانوی دور میں حیوانیات، نباتیات وغیرہ پر بہت تحقیق ہوئی۔ ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ سائنس کے استعمال کے بغیر انسان کی ترقی ممکن نہیں ہے۔ ملک کی ترقی کے لئے، یہ ضروری ہے کہ ہر بچے کو سائنس سے آگاہی حاصل ہو۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے انسٹی ٹیوٹ آف اوفتھلمولوجی کی ڈاکٹر ایس عائشہ رضا نے کہا کہ سائنس اور ٹکنالوجی تب ہی اچھے معاشرے کی تشکیل میں موثر ہوگی جب ہم سائنسی مزاج کو عوام تک پھیلائیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کے لئے ہمارے آئین کے آرٹیکل 51 اے نے یہ بھی کہا ہے کہ ہر شہری کو سائنسی ذہنیت کو فروغ دینے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ اس ویبنار کا سنوی اور اس کا انعقاد ریجنل پبلسٹی آفیسر مسٹر شاہد رحمان نے کیا۔ اسی کے ساتھ ساتھ، تکنیکی مدد اور کوآرڈینیشن تعاون بالترتیب ریجنل پبلسٹی آفیسر شری اومکار ناتھ پانڈے اور محترمہ مہوش رحمان نے دیا۔ عہدیداروں، ملازمین، سائنس اور ماس کمیونیکیشن کے انسٹی ٹیوٹ کے طلبا کے علاوہ پی آئی بی، آر او بی، ایف او بی، دوردرشن اور آل انڈیا ریڈیو کے افسران و ملازمین اور دیگر ریاستوں کے افسران و ملازمین نے بھی ویبنار میں حصہ لیا۔ گانا اور ڈرامہ ڈپارٹمنٹ کے تحت فنکاروں اور ممبران، آل انڈیا ریڈیو کے پی ٹی سی، دوردرشن کے سٹرنگرس اور میڈیا کے ایڈیٹر اور صحافی بھی اس میں شریک تھے۔

Farooque Tanzeem, Ranchi